تبدیلی مذہب میں عمر کا تعین اور اسلامی شریعت کا نقطہ نظر

Age Determination in Conversion to Religion in the View of Islamic Shariah

قسمت اللہ خان* ڈاکٹر عرفان اللہ**

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v5i2.357

Received: December 15,2022
Accepted: December 25, 2022
Published: December 30,2022

Abstract

The declaration of age for changing religion is not proved in the Qurʿan, hadith, and all other Islamic injunctions. A bill was recently introduced for approval in the Senate and National Assembly of Pakistan titled "Forcible Religious Conversion." The bill states that a person whose age is below 18 years and accepts another religion shall not be taken until their parents or any protector adopt that religion. Similarly, the Sindh assembly in 2016, Uttar Pradesh, the Indian province, and the Parliament of New Zealand have also passed such a bill. If we look at such a bill, it opposes Islamic principles and is also against the laws of an international system like the UN. Because someone is prohibited from accepting Islam or other religion, they are free and independent. Likewise, there is no permission for forcible religious conversion, and neither declares punishment on an individual after accepting another religion. The age declaration for changing religion is just like an impediment to getting and spreading Islam. This article will examine whether there is an age limit for voluntary conversion and what is the rule of international law and Islamic law in this regard.

Keywords: Sindh Assembly, Bill, Forcible religious, Conversion, Islamic view.

تمہید

سندھ اسمبلی نے نومبر 2016ء میں کثرت رائے سے Minorities Protection Bill

* پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں qismatullah869@gmail.com

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و تحقیق، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں Drirfankhan661@gmail.com

(اقلیت کے تحفظ کا بل)منظور کر لیا ہے۔ جس کے تحت جبری طور پر مذہب کی تبدیلی اور اس کی معاونت پر تین سے پانچ سال قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مذہب کی جبری تبدیلی ایک مکروہ جرم ہے۔[1]

اس بل کے چند چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں۔

1۔اگر کوئی غیر مسلم نابالغ (کم سن) یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ اس نے مذہب تبدیل کر لیا ہے تو اس کے دعوے کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ البتہ صغیر (کم سن) کے والدین اور کفیل اپنے خاندان سمیت مذہب تبدیل کرنے کا فیصلہ کرنا چاہے تو یہ نابالغ بچہ بھی اپنا مذہب تبدیل کر سکتا ہے۔

2۔اگر کسي پر جبري مذہب تبدیل کرنے کا الزام ثابت ہوتا ہے۔ تو ملزم کو پانچ سال قید اور جرمانے کی سزا سنائی جائے گی۔ اور یہ جرمانہ متاثرہ فریق کو دیا جائے گا۔

3۔اس بل میں جبری مذہب کی تبدیلی میں سہولت کاری کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ جس کے مطابق اسی معاونت کرنے والے کو بھی تین سال قید اور سزا سنائی جائے گی۔

4۔اس بل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر کوئی متاثر فرد یا شخص عدالت میں درخواست دے۔ عدالت اس موصول شدہ درخواست کی بنا پر سات روز کے اندر تاریخ مقرر کرے گی اور ملزم کو طلب کر کے جواب طلبی کرے گی۔

5۔اس صغیر (کم سن) بچے کا حتمی فیصلہ عدالت کرے گی کہ وہ نابالغ ہے یا بالغ ہے؟

6۔یہ مقدمہ 90 دن کے اندر ہی نمٹایا جائے گا۔

7۔بل میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اگر کوئی بالغ شخص مذہب تبدیل کرے تو فیصلے سے قبل عدالت اسے 21 دن کی مہلت دے گی تاکہ وہ اس فیصلے پر نظر ثانی کر سکے اور اس کے ساتھ مذہب کے مطالعے کا بھی موقعہ دیا جائے گا۔

سندھ اسمبلی کے اس جبری تبدیلی مذہب کی طرح ایک اور بل قومی اسمبلی میں بنام "انسداد جبری تبدیلی مذہب بل2021ء" Prohibition of Forced Conversion of Religious Bill کے بارے میں ایک مجوزہ بل پیش ہونے کا چرچا چل رہا ہے۔ اس آرٹیکل میں اس اہم بحث یعنی جبری تبدیلی

مذہب بل کی دفعات اور اس کے آڑ میں تبدیلی مذہب کے لئے عمر کے تعین کے بارے میں قرآن، حدیث اور فقہی حیثیت سے تحقیق پیش کی جائے گی۔

تبدیلی مذہب کے لئے عمر کی حد کا تعین

تبدیلی مذہب سے مراد کسی شخص کا ایک مذہب کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں جانے کا نام ہے۔ مثلاً عیسائیت، یہودیت اور ہندوازم وغیرہ مذاہب میں سے کوئی شخص کسی مذہب کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جائے۔ اسلام میں جب کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہے تو اس کے لیے کسی خاص پروگرام یا رسومات کی ادائیگی ضروری نہیں ہوتی۔ صرف اس کو شہادت دینی ہوتی ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ شہادت دینے کے بعد کوئی بھی شخص مسلمان ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اسے عیسائیوں جیسا نہ کسی بپتسمہ کی حاجت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے لیے دوسرے مذاہب کی طرح کوئی اور چیز شرط ہے البتہ شہادت (گواہی) اسلام میں داخلے کے لئے کنجی کی حیثیت رکھتا ہے۔

عمومی طور پر جب بھی کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرنا چاہے۔ تو ہمارے آئین میں ایسے شخص کے لئے عمر وغیرہ کی کوئی شرط نہیں جیسا کہ دستور کا ارٹیکل 260 شق 3 میں

"مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت و توحید، قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر ایمان نہ رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا کرے[2]

اس اعتبار سے اس شخص پر اسلام کے تمام احکام لاگو ہوں گے۔ اور یہ کہ اسلام میں ہر قسم کے تحفظ کا مستحق قرار دیا جائے گا۔ بس کسی غیر مسلم کے اسلام قبول کرنے کا اسلامی طریقہ یہی ہے۔ جس میں کسی قسم کا جبر اور زبردستی نہیں بلکہ اسی نو مسلم کی رضا اور اختیار کا مکمل مظہر ہے۔

البتہ اسلام لانے کے لئے جو شہادت دی جاتی ہے۔ اس کے لئے شریعت نے نہ کوئی خاص اور محدود عمر کا تعین کیا ہے اور نہ عقل وبلوغ کا کوئی معیار شرط قرار دیا ہے۔ بلکہ جس عمر میں بھی کسی نے

اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ شریعت نے اس کو ہمیشہ کے لئے خوش آمدید کہا۔ قرآن کریم نے تبدیلیِ مذہب کے لئے دو پہلو بیان کیے ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی انسان مذہب اسلام کو قبول کرتا ہے۔ اس کے لئے اسلم یعنی اسلام کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالٰی ہے۔

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ[3]

(کیا یہ (کافر) خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں ؟ حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ[4]

(وہ بول اٹھی کہ پروردگار میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور (اب) میں سلیمان کے ہاتھ پر خدائے رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں)

اور دوسرا یہ کہ وہ اسلام کو چھوڑتا ہے، اس کے لئے ردت یعنی ارتداد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ارشاد باری تعالٰی ہے۔

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ[5]

(اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اگر غور کیا جائے تو قرآن کریم میں کسی جگہ بھی اس کے لئے عمر اور بلوغ جیسے شرائط نہیں پا ئے جاتے۔

اصل میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی خلقت اور فطرت ہی اسلام قرار دیا ہے اور یہ بات عقلی طور پر بھی نمایاں ہے کہ انسان یا دیگر حیوانات میں سے اگر کسی کو دوسرے انواع کے ساتھ پیدائش کے بعد رکھ کر اس کی پرورش کی جائے تو کچھ مدت کے بعد وہ اپنی اسی حالت پر اترے گا جس پر ان کی خلقت ہوئی ہے۔ اگرچہ ماحول کی وجہ سے کچھ عرصہ وہی صفت اپنالیتا ہے جس کا وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ البتہ جب بھی اسے اپنی حقیقی اور فطری ماحول میسر ہو جائے وہ بہت جلد اسی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے انتہائی واضح انداز میں اس کی نشاندہی کر دی ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ[6]

(تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے راستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے)

مفتی تقی عثمانی نے "تفسیر عثمانی" میں اسی آیت کی تفسیر میں یہ عنوان قائم کیا ہے "انسانی کی فطرت اسلام ہے" اسی کے تحت لکھا ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ساخت اور تراش شروع سے ایسی رکھی ہے کہ اگر وہ حق کو سمجھنا اور قبول کرنا چاہے تو کر سکے اور بدء فطرت سے اپنی اجمالی معرفت کی ایک چمک اس کے دل میں بطور تخم ہدایت کے ڈال دی ہے کہ اگر گرد و پیش کے احوال اور ماحول کے خراب اثرات سے متاثر نہ ہو اور اصلی بیعت پر چھوڑ دیا جائے تو یقینا دین حق کو اختیار کرے کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو"[7]

اسی طرح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ[8]

"ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کے والدین ہی اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں"۔

راوی کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فطرت کی تشریح اور وضاحت کے لیے سورۃ الروم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَاتَبْدِیلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ[9]

"اللہ تعالیٰ نے جس فطرت پر انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی"۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ مذہب اسلام ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

ان الدین عند الله الاسلام[10] "اللہ کے ہاں پسندیدہ مذہب اسلام ہی ہے"۔

ایک طرف اسلامی تراث میں اس بات کا کہیں بھی تذکرہ نہیں ملتا کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے عمر کی حد متعین ہو جب کہ دوسری طرف وطن عزیز میں انسداد جبری تبدیلی مذہب کے نام سے ایک بل[11] پیش کیا گیا۔ اس بل کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ اس بل کے مطابق اٹھارہ سال عمر سے قبل اگر کوئی مسلمان ہو جائے۔ اور اسلام قبول کرلے تو وہ غیر مسلم ہی تصور ہو گا۔ جب تک اس کی عمر اٹھارہ سال سے زیادہ نہ ہو جائے۔

2۔ 18 سال کی عمر کے بعد اگر کوئی آدمی مذہب تبدیلی کرلے گا۔ تو اسے بھی قانونی مراحل سے گزرنا پڑے گا

3۔ کسی شخص کو دوسرے مذہب میں داخل ہونے کے لیے عدالت سے سرٹیفیکٹ لینا ہو گا۔

4۔ اس سے پہلے تبدیل مذہب کے خواہش مند کو مذہبی کتابیں پڑھنا اور علماء کرام کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

5۔ تبدیلی مذہب کی درخواست دینے کے نوے دن بعد تبدیلی مذہب کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔

اس بل کی نشاندہی اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی کی ہے۔ جس کے مطابق کونسل کا کہنا ہے کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو اس پر فوری طور پر شرعی احکامات نافذ ہوتے ہیں اور اس سلسلے میں کوئی تاخیر مناسب نہیں[12]۔

اس بل کی مزید وضاحت یہ ہے کہ اس میں اٹھارہ سال سے کم عمر بچوں کے اسلام قبول کرنے پر پابندی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی نوجوان اٹھارہ سال سے کم ہو تو وہ اپنا مذہب تبدیل نہیں کر سکتا جب تک اس کی عمر اس سے زائد نہ ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اگر کوئی مذہب تبدیل کرنا چاہے تو سب سے پہلے وہ جج کو درخواست دے گا، جج درخواست کی وصولی کے بعد سات دن کے اندر اس شخص کا انٹرویو لے گا، اس کے بعد مذہبی سکالروں اور علماء کرام سے اس کی ملاقات کرائی جائے گی، پھر اسے تین مہینے تک مختلف مذاہب کے تقابلی مطالعے کا وقت دیا جائے گا۔ اس کے بعد بھی اگر وہ مذہب تبدیل کرنے کے لئے تیار ہے تو قبول اسلام کی اجازت دی جائے گی[13]۔

اس تفصیل سے یہ واضح ہوا کہ تبدیلی مذہب صرف سرکاری سطح پر ممکن ہو سکے گا۔ اپنی مرضی سے کسی کو تبدیلی مذہب کا اختیار نہ ہو گا۔ اس کے متعلق قرآن وحدیث اور فقہاء کرام کے اقوال کی روشنی میں تفصیلی بحث تحریر کی جائے گی۔

اسلام اپنے کسی بھی اصول و تعلیم کو لوگوں پر جبر و زبردستی مسلط نہیں کرتا بلکہ وہ لوگوں کو غور و فکر کا موقع دیتا ہے۔ گمراہی اور نجات کے راستے کا تعین کرتا ہے۔ جب کوئی مذہب اپنی ترویج واشاعت کے لئے دعوت و تبلیغ اور غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ پھر کیوں وہ کسی مذہب کے پیروکاروں کو جبر واکراہ سے اپنے اندر داخل کرنے کی کوشش کرے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اختیار کی آزادی دی ہے اور دین و مذہب میں بالکل آزاد قرار دیا ہے۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ تمام مذاہب وادیان میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب و دین ہے جس نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ مذہب یقین اور پختہ عزم کا نام ہے۔ اور یقین اور پختہ عزم بزور و جبر اور

ہتھیار وغیرہ قوتوں سے پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ کسی مذہب کو چھوڑنے یا اختیار کرنے کے بارے میں قرآن کریم کے سورۃ البروج کی تفسیر میں ابن کثیر [14] نے ایک لڑکے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جس نے دین حق قبول کیا تھا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پچھلے آسمانی مذاہب میں کم عمری میں یہ دین حق قبول کرتے تھے۔ جس سے کسی قسم کی پابندی معلوم نہیں ہوتی۔ اس کے متعلق امام بخاری نے صحیح بخاری میں باب منعقد کیا ہے

قول باب: اذا اًسلم صبی فمات هل یصلی علیه، وهل یعرض علی الصبی الاسلام[15]

"جب کوئی بچہ اسلام لائے اور پھر مر جائے کیا اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی اور کیا (مرنے سے پہلے) اس پر اسلام پیش کیا جائے گا"؟

اس کے ذیل میں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری[16] میں لکھا ہے۔

"**هذه الترجمة معقودة لصحة اسلام الصبی**[17]۔" یہ عنوان (امام بخاری نے) اسی لئے قائم کیا ہے کہ نابالغ کا اسلام صحیح ہے"۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ بچے کا اسلام درست ہے اور اسلام لانے کے لئے کا عمر کا تعین نہیں بلکہ ہر حالت میں اسلام قبول کرنا مشروع اور مقبول ہے۔

اس طرح امام بخاری نے ایک یہودی لڑکے کا واقعہ ذکر کیا ہے۔ جس نے وفات سے پہلے ہی آپ ﷺ کی تلقین پر اسلام قبول کیا تھا۔

عن آنس رضی الله عنه قال: کان غلاما یهودي یخدم النبی ﷺ فمرض، فاتاه البنی ﷺ یعوده فقعده عنه رآسه فقال له "اسلم" فنظر الی ابیه وهو عنده فقال له اطع ابا القاسم ﷺ فآسلم فخرج النبی ﷺوهو یقول الحمد لله الذی انقذه من النار .....وعرض الاسلام علی الصبی ولولا صحته منه لما عرضه علیه وفی قوله انقذه من النار دلالة علی انه صح اسلامه علی انه الصبی اذا عقل الکفر ومات علیه انه یعذب[18]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک یہودی بچہ آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ بیمارے ہوئے۔ آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے گئے۔ جب اس بچے کے ہاں حاضر ہوئے تو بچہ قریب الموت تھا۔ آپ ﷺ نے اس وقت اس کو اسلام کی دعوت دی جس پر والد کی اجازت سے وہ بچہ مشرف با اسلام ہو گیا"۔

اگر بلوغ سے پہلے مسلمان نہ ہو سکتا تو آپ ﷺ اسلام پیش نہ فرماتے۔ اور اس طرح یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی لڑکا کفر کو جانتا ہو پھر بھی اسی کفر پر اس کی وفات ہو جائے تو اس کو عذاب دیا جائے گا۔ جیسا کہ اسی حدیث کے ذیل میں "**المنهل العذب المورود شرح سنن الإمام أبي داود**" میں مذکور ہے۔

وأن من مات من أولاد الكفار دون البلوغ مميزًا يكون في النار[19]

"اور یہ کہ اولاد کفار میں سے بلوغ سے پہلے کوئی لڑکا جبکہ صاحب عقل ہو اور اس کا انتقال ہو جائے وہ جہنم میں جائے گا"۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار کے بچوں میں سے اگر کوئی بچہ فوت ہو جائے اور وہ قریب البلوغ اور صاحب عقل ہو وہ جہنم کی سزا کا مستحق ہو گا۔

اس کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام نے بلوغت سے قبل ہی اسلام قبول کیا تھا۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ایک روایت کے مطابق سات سال اور اور ایک دوسری روایت کے مطابق دس سال تھی۔ [20] اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم بالغ ہونے سے پہلے ہی اسلام لائے تھے۔ [21] اس طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی عمر اسلام قبول کرنے کے وقت نو سال تھی [22]

غرض یہ کہ جو صحابہ کرام کم عمری میں اسلام لائے تھے، ان کی تعداد بے شمار ہے۔ اس لئے اگر اسلام لانے کے لئے عمر کی حد مقرر کی جائے تو جو صحابہ نو عمری میں اسلام لائے تھے ان کا کیا حکم ہو گا؟ اور آپ ﷺ کے سامنے پیش ہو کر اسلام لانا اور آپ ﷺ کا خود ان کو مشرف با اسلام کرانا، یہ سب اس کی دلیل ہے کہ اسلام لانے کے لئے شریعت میں کوئی عمر مقرر نہیں۔

اس کے علاوہ تاریخ سے یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے کہ جس میں مسلمان ہونے سے پہلے نو مسلموں کو کہا گیا ہو کہ آپ کی عمر کتنی ہے ؟ یا اسلام لانے سے پہلے قاضی کے ہاں پیش ہو جائے۔ پھر غور وفکر کر کے فیصلہ کرو اور اگر بزور وجبر کسی شخص کو مسلمان بنانا مقصود ہوتا تو پورے برصغیر پر ساڑھے آٹھ سو سال اور اسپین پر آٹھ سو سال مسلمانوں کی حکومت تھی۔ اس وقت حکومتی طاقت کے ذریعے آسانی سے لوگوں کو مسلمان بنایا جاسکتا تھا۔ لیکن جبر واکراہ سے کسی کو مسلمان بنانے کی مثال تاریخی اوراق میں کہی نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک کہ اس پر دال ہے کہ ابتداء کسی کو جبرا مسلمان نہیں کیا جائے گا۔ شریعت اسلام نے بہ زور وخوف کسی کو مسلمان بنانے کی سخت ممانعت کی ہے قرآن کی متعدد آیات اس بات پر شاہد ہیں۔ جیسے: **لااکراہ فی الدین**[23] "دین کے معاملہ میں جبر وزبردستی نہیں"۔

بلکہ ہر انسان کو اسلام لانے کا اختیار دیا ہے. چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین**[24]

"کیا تم لوگوں پر زبردستی کرتے ہو تا کہ وہ ایمان لائیں"۔

ولوشاء ربک لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین[25] "اور اگر تمھارا رب لوگوں کو ایک جماعت (مسلمان) چاہتا تو ان کو ایک جماعت بنا دیتا اور لوگ ہمیشہ باہم اختلاف کرتے رہیں گے"۔

دوسری جگہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

ولوشاء الله مااشرکوا[26] "اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے"۔

ولو شاء ربک لامن من فئ الارض کلھم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین[27] "اور اگر تمہارا رب چاہتا تو زمین میں سارے لوگ ایمان لے آتے۔ پس کیا تم لوگوں کو مجبور کروگے یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں"۔

انک لا تهدي من احببت ولکن الله يهدي من يشاء وهو اعلم بالمهتدين[28]

"جسے تم چاہو ان کو ہدایت نہیں دے سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والے کو خوب جانتا ہے"۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کو ارادہ واختیار کی آزادی دی ہے۔ اور کوئی شخص کسی کو بزور وجبر تبدیل مذہب پر مجبور کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو کوئی مذہب قبول کرنے سے روک سکتا ہے۔

اس کے علاوہ مجوزہ بل ہمارے آئین ودستور، اور اقوام متحدہ کے منشور کے اصولوں کے خلاف ہے۔ ہمارا آئین اسلام کو پاکستان کا (سرکاری مذہب تسلیم قرار دیتا ہے)؟(جیسا کہ آئین کا آرٹیکل (۲) میں لکھا ہے "اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہو گا" اور قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی کی ضمانت دیتا ہے۔ جیسا آئین پاکستان میں درج کیا گیا ہے۔"اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہو گا"[29] قرارداد مقاصد مستقل احکام کا حصہ ہو گا:[30] اس طرح ارٹیکل 227 (1) میں درج ہے۔ "تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے تابع بنایا جائے گا، جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے، اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو"[31] اس طرح اسلامی طرز زندگی کے بارے میں آئین کے آرٹیکل 131 کے پہلی شق میں درج ہے کہ:

"پاکستان کے مسلمانوں کو، انفرادی اور اجتماعی طور پر، اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لئے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اقدامات کیے جائیں گے، جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں[32]"

ہماری آئین ودستور کے علاوہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور میں بھی اسلام قبول کرنے پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔ چنانچہ دفعہ 18 میں مذکور ہے۔

Article 18

1. Everyone shall have the right to freedom of thought, conscience and religion. This right shall include freedom to have or to adopt a religion or belief of his choice, and freedom, either individually or in community with others and in public

or private, to manifest his religion or belief in worship, observance, practice and teaching.

2. No one shall be subject to coercion which would impair his freedom to have or to adopt a religion or belief of his choice.[33]

1۔ ہر انسان کو آزادی فکر، آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا پورا حق حاصل ہے "اس میں مذہب اور عقیدے کو بدلنے، اس کی دعوت و تبلیغ، عبادات اور مذہبی رسومات کی ادائیگی کی آزادی شامل ہے۔

2۔ کسی شخص پر ایسا جبر نہیں کیا جاسکے گا کہ اس کی مرضی و منشا کے مذہب و عقیدے کو روکے یا اختیار کرنے کی آزادی کو مجروح کیا جاسکے۔"

سب سے پہلے مذہبی آزادی کو سمجھنا ضروری ہے۔

آزادی اظہارِ رائے کی ابھی تک ایک جامع تعریف نہیں ہو سکی بلکہ بہت سے ماہرین اور دانش وروں نے اپنی اپنی ذوق کے مطابق اس کی تعریف کی ہے مثلا لیگل ڈکشنری میں مذکور ہے۔

To express belief s and ideas without unwarranted government restriction[34]

آزادی اظہار رائے سے مراد ہر شخص کو اپنے نظریات و خیالات کا بلاخوف وخاطر اظہار کرنا[35]

نیو ورلڈ انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

Freedom of speech is the ability to speak without censorship or limitation. Also called freedom of expression, it refers not only to verbal speech but any act of communicating information or ideas including publication, broadcasting art, advertising, film , and the Internet[36]

"آزادیٔ اظہار رائے بغیر حدود و قیود اور شرائط کے بولنے کی قابلیت کا نام ہے۔ اس سے مراد صرف زبانی گفتگو نہیں بلکہ کوئی بھی گفتگو یا خیالات کے اظہار کو کہا جاتا ہے جس میں پرنٹ، نشرواشاعت، تشہیر اور انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں[37]

قرآن مجید میں آزادیٔ اظہار رائے کے اصول کو اچھے طریقے سے واضح کیا گیا ہے- مثلاً گفتگو کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا[38] "اور لوگوں کے ساتھ اچھے انداز میں بات کرو"۔

یہ آزادیٔ اظہار رائے سے متعلق حکم ہے اور یہ نہ صرف قانونی طور پر ایک حکم ہے بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے اخلاقی فریضہ ہے۔

آزادیٔ اظہار رائے کی وضاحت قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں بھی بیان کی گئی ہے۔

"**وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ**[39] "اور جھوٹ اور غلط بیانی سے اجتناب کرو"۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا[40] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو"۔

خلاصہ بحث: اس تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام کو قبول کرنے سے پہلے نہ کسی قسم کی شرط جائز ہے۔نہ اس کے لئے کسی خاص رسم ورواج کا اہتمام ضروری ہے۔اور نہ کوئی تقریب اور مجلس کا انعقاد لازمی ہے۔اور نہ کسی خاص عمر کا تعین ہے۔بلکہ اسلامی شریعت میں ہر حالت میں اسلام لاناہی مطلوب اور مقصود ہے۔

حوالہ جات وحواشی:

---

[1]-https://na.gov.pk/upload/documents/1474977077_937.pdf.https://www:loc.gov۶2016:12:22

[2] اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور ،قومی اسمبلی پاکستان ،ترمیم شدہ نکات ۱۷ جنوری ۲۰۱۵ء،ارٹیکل 260شق 3(الف)،ص174

Islami Jamhoria Pakistan ka Dastoor, Qomi Assembly Pakistan, Tarmeem Shoda Nokat 17 January, 2015, Article 260, point 3(A), P:174.

[3]۔سورۃ ال عمرآن:83

Surh Aale Imran:83.

[4]۔سورۃ النمل:44

Surh Namal:44.

[5] ۔سورۃ البقرۃ:217

Surh Al-Bakara:217.

[6] ۔سورۃ الروم:30

Surh Al-Room:30

[7] ۔عثمانی، محمد تقی، تفسیر عثمانی، دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان، ج3، ص68

Usmani, Muhammad Taqi, Tafseer-e-Usmani, Dar-ul-Asha'at Urdu Bazar M.A Jinah Road Karachi, Pakistan, Vol:3, P:68.

[8] ۔**القشيري** (المتوفى: **261هـ**)، **أبو الحسن مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم،المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار إحياء التراث العربي – بيروت،رقم الحديث 2658، ج4،ص2047**

Al-Qashiri(261H), Abu Alhasan Muslim bin Al-Hajaj, Al-musnad Al-Saheeh Al-Mukhtasir benaqal Al-adal an Al-adal ila Rashoollulallahﷺ , Tehqeeq: Muhammad Fawad Abdul Baqi, Dar Ahya Al-toras Al-arabi-Bairot, Hadees:2658,Vol:4, P:2047.

[9] ۔الروم30:30

Al-Room: 30:30

[10] ۔آل عمران19:3

Aale Imran: 3:19.

[11]- https://na.gov.pk/uploads/documents/1556026200_943.pdf

[12] - https://urdu.nayadaur.tv/news/67562/جبری-تبدیلی-مذہب-کی-روک-تھام .

[13]https://www.urdupoint.com/daily/livenews/2021-10-13/news-2930760 .html.https://baaghitv.com/islam–mukhalif-bill-na manzoor twitter –pt-top-trend/

[14] ۔ابن کثیر (م 774ھ)، ابو الفدا اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم المسمی تفسیر ابن کثیر، سورۃ البروج، بیروت دار الفکر، 1401ھ۔

Ibn-e-Kaseer(774H), Abu Al-Fida Ismael bin Kaseer, Tafseer Al-Qura'an-ul-Azeem, Almosamma Tafseer Ibn-e-Kaseer, Surh-tul-Borooj, Bairut Dar-ul-Fikar,1401H.

[15] ۔البخاري الجعفي، أبو عبد الله، محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري،: محمد زهير بن ناصر الناصر دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ،، ج2، ص93

Al-Bukhari Aljofi, Abu Abdullah, Muhammad Bin Ismael, Saheeh Bukhari: Muhammad Zaheer bin Nasir Al-Nasir Dar toq Al-Nijat, Edition: 1, 1422H,Vol:2,P:93.

[16]۔ابن حجر۔فتح الباری،مکتبہ رشیدیہ،ج4،ص724

Ibn Hajar, Fath-ul-bari, Maktaba Rashedia,Vol:4,P:724.

[17]۔بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل(م256ھ)، صحیح بخاری،ج2،ص94

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismael(256H), Saheeh Bukhari, Vol:2,P:94.

[18]۔ابن حجر،فتح الباری،رقم الحدیث1356،ج3،ص221

Ibn Hajar, Fath-ul-bari,Hadees:1365, Vol:3,P:221.

[19]۔السبکي محمود محمد خطاب،المنہل العذب المورود شرح سنن الإمام أبي داود،الناشر:مطبعة الاستقامة،القاهرة –مصر،الطبعة:الأولى،1351-1353ھ،ج8،ص226

Al-Sobki Mehmood Muhammad Khitab, Al-minhal Al-azab Al-morood Shara Sunan Imam Abi Dawood, Al-Nashir: Matba-tul-Isteqama, Al-Qahira-Misar,1351-1353H, Vol:,P:226.

[20]۔محمد بن اسحاق(م151ھ)،سیرت ابن اسحاق،دار الفکر،بیروت،ص137

Muhammad Bin Ishaq(151H), Seerat Ibn Ishaq, Dar-ul-Fikar, Bairut, P:137.

[21]۔ابن سعد، ابو عبد اللہ، محمد بن منیع، (م:230ھ)، طبقات الکبریٰ، ،دار الکتب العلمیۃ،ط1، 2002ء، ج2،ص269

Ibn Saad, Abu Abdullah, Muhammad Bin Monee(230H), Tabqat-ul-Kubra, Dar-ul-Kutub Al

[22]۔ ابن حجر(م۸۵۲ھ)،احمد بن علی بن حجر العسقلانی،الاصابۃ فی تمیز الصحابہ، ،داراحیاء التراث العربی،طبع ۱۹۱۰ء،ج8،ص42

Ibn Hajar(852H), Ahmad bin Ali bin Hajar Al-Asqalani, Al-Isaba fe Tameez Al-Sahaba, Dar Ahya Al-turas Al-arbi, 1910,Vol:8,P:42.

[23]۔البقرۃ256:2

Al-Bakara: 2:256.

[24]۔یونس99:10

Younas: 10:99.

[25]۔ہود118:11

Hood:11:118.

[26]۔الانعام107:6

Al-Innam: 6:107.

[27]۔یونس99:10

Younas: 10:99.

[28]۔القصص56:28

Al-Qasas: 28:56.

[29]۔محمد ریاض، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، آرٹیکل 2، ترمیم شدہ لغایت 7/ جنوری 2015ء، قومی اسمبلی پاکستان، حصہ اول، ص3

Muhammad Riyaz, Dastoor-e-Pakistan Article(2) A,Tarmeem Shuda, 7 January,2015, Qomi Assembly Pakistan,Part 1,P:3.

[30]۔ایضاً۔

Ibid.

[31]۔اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور، ارٹیکل 227(1)، ص145۔

Islami Jamhoria Pakistan ka Dastoor, Article 277(1), P:145.

[32]۔"اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور" قومي اسمبلي پاکستان، ترمیم شدہ لغایت ۷ا جنوری 2015ء، ارٹیکل 31، ص17

Islami Jamhoria Pakistan ka Dastoor, Qomi Assembly Pakistan, Tarmeem Shoda Nokat 17 January, 2015, Article 31,P:17.

[33]. International covenant on cinil and political rights. (Adopted and opened for sign ratification and accession by general Assembly resolution 2200A(xxi) of 16 December 1966.entry force 23 march icle

[34]. http://www-duhaaime-org/legal dictionary /f/freedom of expression – aspx/30/7/12

[35]-http://www.duhaime.org/Legal,Dictionary/F/Freedom,of.Expression.aspx

[36] . htts://www.newworldencyclopedia.org/entry/Freedom_of_speech

[37]-http://www.newworldencyclopedia.org/entry/Freedom_of_Speech

[38]۔البقرۃ83:2

Al-Bakara: 2:3.

[39]۔الحج30:22

Al-Haj: 22:30.

[40]۔الاحزاب70:33

Al-Ahzaab: 33:70